ریڈیو نیوکاسل پر اپنے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ وہ اختتام زمانہ سے متعلق امیجری پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ علامتی طرز اظہار ہے نہ کہ واقعات کا حقیقی بیان۔ سنڈے ایکسپریس لندن نے ریورنڈ ٹونی ہگٹن کا بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے بشپ سے استعفاء کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ "ان کے نقطۂ نظر کا دفاع ممکن نہیں۔" (رپورٹ - دی چرچ آف انگلینڈ نیوز پیپر)

اپنے وطن میں

"[پاکستان کے حوالے سے مسلم - مسیحی تعلقات کے بارے میں ایسی اطلاعات جو Focus میں جگہ نہیں پاسکیں، ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔]

جناب پیٹر جان سہوترا کا تقرّر بطور وزیرِ مملکت

ستمبر 1991ء میں قومی اسمبلی کے مسیحی رکن جناب پیٹر جان سہوترا وزیرِ مملکت برائے اقلیتی امور مقرّر ہوئے۔ جناب سہوترا قیامِ پاکستان کے بعد وزارت اقلیتی امور کے دوسرے مسیحی وزیر ہیں۔ ان سے پہلے سابق فادر روفن جولیس وزیرِ مملکت رہ چکے ہیں۔ ان دونوں حضرات کا تعلق کیتھولک چرچ آف پاکستان سے ہے۔ جناب سہوترا کو ڈاکٹر جان جوزف کیتھولک بشپ آف فیصل آباد کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔

جناب سہوترا ایک عرصے سے مسیحی برادری کی سیاست میں نمایاں ہیں۔ وہ اپنے علاقے کے کونسلر رہ چکے ہیں۔ مرحوم ضیاءالحق کے دور اقتدار میں وہ پنجاب اسمبلی کے رکن اور حکومت پنجاب کے پارلیمانی سیکریٹری تھے۔ اب وہ پاکستان مسلم لیگ سے وابستہ ہیں البتہ پارٹی کے دستور کی رُو سے "ووٹنگ ممبر" نہیں ہیں۔ ان کے وزیرِ مملکت مقرّر ہونے پر مسیحی برادری کی طرف سے ملے جلے تأثرات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ایک طرف ان کے اعزاز میں استقبالیہ دعوتوں کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے، دوسری طرف انہیں وزارت کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے مشورے دیے جارہے ہیں۔ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" (لاہور) کے مدیر نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

" وفاقی کابینہ کے معرضِ وجود میں آجانے سے ایک بہت بڑا ریکارڈ

قائم ہوا جسے ورلڈ گنز بک آف ریکارڈ میں بلا خوفِ تردید درج کیے جانے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے کیوں کہ پاکستان میں معرضِ وجود میں آنے والی کسی بھی کابینہ کو یہ اعزاز حاصل نہیں تھا کہ اس میں اقلیتوں کا ایک وفاقی وزیر اور وزیر مملکت اور ایک پارلیمانی سیکریٹری ہو۔(1) جونیجو دور کو یہ اعزاز حاصل نہ ہوا۔ نہ ہی بے نظیر ایسا کرسکیں لیکن نواز شریف نے جو کچھ کر دکھایا ہے یہ کوئی معجزہ سا معلوم ہوتا ہے۔ اس سے انہیں فائدہ ہو یا نہ ہو اقلیتوں کو وزارتوں کی حد تک راضی خوشی کرنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔

اب اگر کوئی پوچھے کہ اس سے اقلیتوں کو کیا فائدہ ہوگا تو اس کے بارے میں متعلقہ وزراء بہتر بتاسکتے ہیں۔ع

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا

رانا چندر سنگھ کی وزارت کا قصہ پرانا ہوچکا ہے۔ البتہ پیٹر جان سہوترا نئے وزیر مملکت برائے اقلیتی امور نے پہلی بار وزارت کا قلم دان سنبھالا ہے۔ اس سے پہلے روفن جولیس اس وزارت کے مزے چکھ چکے ہیں۔ لیکن پیٹر جان سہوترا کو کرسی وزارت پر براجمان ہوتے ہی اندازہ ہوگا کہ یہ کرسی کتنی آرام دہ ہے۔ کیوں کہ اقلیتوں کے لاتعداد مسائل اقلیتوں سے بڑھ چڑھ کر ان کا استقبال کریں گے اور وزیر موصوف کے سامنے یہ مسئلہ ہوگا کہ وہ دل کھول کر استقبال کرنے والوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں او رکیا حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔" (پندرہ روزہ "نقیب کاتھولک"،لاہور۔ یکم تا 15 اکتوبر 1991ء)

"شرعی قوانین تحفظ دیتے ہیں۔" پیٹر جان سہوترا

پیٹر جان سہوترا نے کراچی کے آرچ بشپ کارڈینل جوزف کارڈیرو سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ "شرعی قوانین اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

(1) وفاقی وزیر رانا چندر سنگھ ہیں اور پارلیمانی سیکریٹری اقلیتی رکن بہرام ڈی آوری ہیں۔